چلوسک ملوسک کی شامت

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول

چلوسک ملوسک کی شامت

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ناشران ——— اشرف قریشی

——— یوسف قریشی

پرنٹر ——— محمد یونس

طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ——— 9/- روپے

چلوسک ملوسک کا جہاز ستارہ سبزم سے باہر نکل کر خلا میں گردش کرنے لگا. انہیں ستارہ سبزم سے آتے ہوئے دو روز ہو چکے تھے اور وہ خلا میں بھٹک رہے تھے.

خلا میں گھومتے ہوئے وہ اب تک یہ فیصلہ نہیں کر پا رہے تھے کہ اس بار وہ کہاں جائیں جب بھی وہ کسی ستارے یا سیارے کے قریب سے گزرتے ان کا فیصلہ بدل جاتا اور وہ آگے بڑھ جاتے.

ملوسک آخر کب تک ہم خلا میں گھومتے رہیں

گئے۔" چلوسک نے اکتا کر ملوسک سے کہا۔
"اگر اکتا گئے ہو تو پھر کسی بھی سیارے میں داخل ہو جاؤ دیکھا جائے گا۔" ملوسک نے جواب دیا۔
"اچھا اب جو بھی سیارہ نظر آیا اس پر اتر جائیں گے ہم نے تو سیر ہی کرنی ہے۔" چلوسک نے کہا۔ اور وہ دونوں اشتیاق سے ادگرد ستاروں کو دیکھنے لگے۔ عجیب و غریب رنگوں کے ستارے موجود تھے۔ کچھ دور تھے کچھ نزدیک محسوس ہوتے تھے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے تھے کہ اچانک وہ چونک پڑے۔ کیونکہ انہیں سامنے ہی ایک سیارہ اپنے محور پر تیزی سے گھومتا ہوا نظر آ رہا تھا یہ سیارہ بالکل چھوٹا سا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ایک چھوٹی سی گیند اس وسیع کائنات میں کہیں سے آ گئی اور اب ایک جگہ رک کر لٹو کی طرح گھوم رہی ہو۔
"یہ سیارہ تو بے حد چھوٹا معلوم ہوتا ہے" ملوسک نے کہا۔
"خیر اب اتنا چھوٹا بھی نہیں ہے ہماری خیال

سے ایک بڑے ملک جتنا تو ہوگا ہی۔ ہاں البتہ اس کے گھومنے کی رفتار سے محسوس ہوتا ہے کہ اس میں دن رات بہت مختصر ہوتے ہونگے اور وقت اتنی تیزی سے گذر جاتا ہوگا کہ بس" چلوسک نے سیارے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔
"پھر کیا خیال ہے اسی چھوٹے سیارے میں چلیں۔" ملوسک نے جواب دیا۔ اسے دراصل یہ بالکل چھوٹا سا تیزی سے گھومتا ہوا سیارہ بیحد اچھا لگا تھا۔
"کیا حرج ہے چلے چلتے ہیں" چلوسک نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے جہاز کا رخ اس سیارے کی طرف موڑ دیا۔ اور پھر ان کا جہاز انتہائی تیزی سے اس گیند نما سیارے کی طرف بڑھنے لگا۔ آہستہ آہستہ وہ اس سیارے کے قریب ہوتے چلے گئے اور جیسے جیسے یہ سیارے کے قریب ہوتے گئے سیارہ بھی بڑا ہوتا گیا اور وہ نئے حالات دیکھنے کے لئے بے چین ہو گئے پھر جیسے ہی وہ اس گیندنما سیارے کے قریب

پہنچے اچانک چونک پڑے کیونکہ قریب پہنچکر انہوں
نے دیکھا کہ اس چھوٹے سے سیارے کے گرد کھمبنا
کیڑے کروڑوں کی تعداد میں اڑ رہے تھے۔ یہ
کیڑے کسی آندھی کی طرح اڑتے پھر رہے تھے
اور ان کے اڑنے کی وجہ سے سائیں سائیں کی
آواز بھی پیدا ہو رہی تھی طوسک نے جیسے ہی
ان کیڑوں کو دیکھا وہ خوفزدہ ہوگیا۔

"چلوسک واپس چلو واپس چلو یہاں تو خوفناک
کیڑوں کا راج ہے" طوسک نے چیخ کر کہا۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ طوسک۔ ہم [illegible]
کی کشش ثقل میں داخل ہوچکے ہیں۔ اور اب
سیارے کی کشش جہاز کو مقناطیس کی طرح اپنی
طرف کھینچ رہی ہے" چلوسک نے بڑے مطمئن
انداز میں جواب دیا۔

"پھر کیا ہوگا اگر یہ کیڑے زہریلے ہوئے
تو" طوسک نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا گھبرا کیوں گئے ہو ان کے
ڈنک ہمارے جسموں میں داخل نہیں ہو سکتے
اور دوسری بات یہ کہ ہم سیارے کے اندر
داخل ہوکر حالات دیکھیں گے اگر اچھے لگے تو
اتریں گے ورنہ واپس ہو جائیں گے" چلوسک نے
اسے اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے" طوسک نے جواب دیا۔
اب وہ مطمئن تھا۔

ان کا جہاز تیزی سے ان کیڑوں کے بادل
کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا چلوسک نے
محسوس کیا تھا کہ سیارے کے مدار میں جہاز
جیسے ہی داخل ہوا تھا اس کی رفتار خودبخود
بڑھ گئی تھی۔ اور اب انہوں نے یہ بھی
دیکھا کہ یہ کیڑے بھی انتہائی تیز رفتاری سے
اڑ رہے تھے انکی رفتار اتنی تیز تھی جیسے بندوق
سے نکلی ہوئی گولی۔ وہ سب ایک ہی راستے
پر ایک جیسی رفتار سے مسلسل اڑ رہے تھے اور
پھر انکا جہاز اس بادل میں داخل ہو گیا
دوسرے لمحے ان کے جہاز میں گہرا اندھیرا چھا
گیا تمام شیشوں سے وہ چھوٹے چھوٹے کیڑے
چمٹ گئے ان کے اڑنے کی آوازوں سے ایسا
محسوس ہوتا تھا جیسے خوفناک بادل آپس میں ٹکرا

ے ہوں۔ یہ کیڑے مکھیوں سے چھوٹے تھے
ر ان کے جسموں پر دو آنکھیں خاصی موٹی
اور چمکدار تھیں۔ وہ ہزاروں کی تعداد میں جہاز
کے شیشوں پر چمٹ گئے تھے۔ اور جہاز میں
بالکل اندھیرا چھا گیا مگر صرف ایک لمحے کیلئے
کیونکہ دوسرے لمحے جہاز میں آٹومیٹک روشنی ہو گئی
تھی جہاز تیز رفتاری سے ان کیڑوں کے بادل
کو چیرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور یہ کیڑے
بھی آہستہ آہستہ شیشوں سے ہٹتے چلے گئے اور
پھر تھوڑی دیر بعد جہاز کے شیشوں پر ایک
بھی کیڑا باقی نہ رہا اب ان کا جہاز سیارے
کی حدود میں داخل ہو گیا۔

سیارے پر ہر طرف ریت ہی ریت پھیلی
ہوئی تھی۔

"میرے خیال میں یہ سیارہ ویران ہے" طوسک
نے کہا۔

"ویران ہونا تو نہیں چاہیئے کیونکہ ہم سیارے
میں داخل ہوتے وقت زندہ کیڑے دیکھ چکے
ہیں۔ اگر وہ کیڑے وجود میں آ سکتے ہیں۔ تو

دوسری مخلوق بھی ہو سکتی ہے" چلوسک نے جہاز
کی رفتار کو آہستہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں چلوسک تمہاری بات درست ہے مگر یہاں
تو دور نزدیک کسی زندگی کے آثار نظر نہیں
آتے" طوسک نے اشتیاق آمیز نظروں سے اِدھر
اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ہم اتریں تو سہی۔ اگر کچھ نہ ہوا تو
ہم ویسے ہی گھوم گھام کر واپس چلے جائیں
گے" چلوسک نے کہا اور پھر اس نے جہاز
کی رفتار کو بالکل آہستہ کرتے ہوئے اسے نیچے
زمین پر اتار دیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک ہلکے
سے دھچکے سے جہاز اسی موٹی موٹی ریت پر
ٹک کر رک گیا۔

"یہاں صبح طلوع ہو رہی ہے طوسک آؤ باہر
چلیں اور یہاں کی صبح دیکھیں" چلوسک نے جہاز
کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ دونوں
سیڑھیاں اترتے ہوئے اس چھوٹے سیارے پر اتر
آئے ان کے زمین پر پہنچتے ہی جہاز کا دروازہ
خودبخود بند ہو گیا۔

وہ دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالے اِدھر اُدھر
گھوم کر ماحول کا جائزہ لے رہے تھے ہر طرف
خاموشی چھائی ہوئی تھی جہاں تک نظر جاتی تھی
پتھریلی ریت ہی نظر آتی تھی سورج انتہائی
تیزی سے بلند ہوتا جا رہا تھا۔ گو سورج یہاں
سے خاصا بڑا نظر آرہا تھا مگر اس کے
باوجود اس کی روشنی اتنی تیز نہیں تھی جتنی
ہونی چاہیئے تھی کیونکہ بڑا سورج نظر آنے
کا مطلب یہی تھا کہ سورج اس سیارے سے
زمین کی نسبت زیادہ نزدیک ہے اور یہاں گرمی
بے انتہا ہونی چاہیئے۔ مگر یہاں اتنی گرمی نہیں
ہے۔

"اور چلوسک دیکھو تو یہاں کے سورج کے
چہرے پر کتنے داغ ہیں یہ تو بیمار سورج
ہے داغ ہی داغ ہیں کہیں بھی چمک نظر
نہیں آرہی"۔ طوسک نے حیرت بھری نظروں
سے طلوع ہوتے ہوئے سورج کو دیکھتے ہوئے
کہا۔

"اس کے باوجود دیکھو روشنی کتنی ہو رہی ہے

چلوسک نے کہا۔

"اس کی کیا وجہ ہے کہ سورج کالا ہے
مگر روشنی ہو رہی ہے"۔ طوسک نے پہلے کی
طرح حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں بتاؤں طوسک اصل میں سورج کی گرمی
کو روکنے کے لئے اللہ تعالٰی نے اس سیارے
کے گرد چھوٹے چھوٹے کیڑوں کا بادل بنایا ہے
جو مسلسل اڑتا رہتا ہے چنانچہ سورج کے سامنے
ان کیڑوں کا بادل رہتا ہے اس لئے سورج
پر کالے دھبے نظر آتے ہیں اور اس کی
گرمی بھی کم ہو جاتی ہے ورنہ اس چھوٹی سی
دنیا میں گرمی کی شدت سے آگ لگ جاتی"۔
چلوسک نے کہا اور طوسک اسے تحسین آمیز نظروں
سے دیکھنے لگا واقعی چلوسک بے حد عقلمند اور
ذہین تھا کہ اس نے قدرت کا یہ راز سمجھ
لیا تھا۔

ابھی وہ وہاں کھڑے یہی باتیں کر رہے تھے
کہ سورج پوری طرح طلوع ہو گیا اور ہر طرف
تیز روشنی پھیل گئی۔

"آؤ ٹوسک آگے بڑھیں شاید کہیں کوئی کیڑا مکوڑا نظر آجائے۔" چلوسک نے کہا اور پھر وہ دونوں آگے بڑھنے لگے۔ مگر ابھی انہوں نے چند ہی قدم بڑھائے ہوں گے کہ اچانک آسمان کا رنگ بدلنے لگا۔ اب آسمان پر چھائی ہوئی سرمئی رنگ کی دھند تیزی سے سفید ہوتی چلی جارہی اور پھر ابھی دونوں منہ اٹھاکر آسمان کی طرف دیکھ ہی رہے تھے کہ انہیں احساس ہوا کہ وہ وہاں اکیلے نہیں ہیں انہوں نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا تو دوسرے لمحے ان کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں دماغ میں آندھیاں سی چلنے لگیں اور وہ بے اختیار آنکھیں ملنے لگے۔ جیسے انہیں یقین نہ آرہا ہو کہ وہ یہ سب کچھ حقیقتاً دیکھ رہے ہیں یا پھر یہ کوئی خواب ہے مگر آنکھیں ملنے کے باوجود حقیقت اپنی جگہ موجود تھی انہوں نے آنکھیں کھولیں تو وہی صورت حال پھر ان کے سامنے تھی انہیں ہر طرف سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں چلوسک ٹوسک نظر آرہے تھے۔

"ٹوسک" چلوسک نے اچانک چیخ کر کہا اور پھر اس کی آواز پورے سیارے میں گونج گئی اب وہ ایک آواز کی بجائے سینکڑوں آوازیں تھیں "چلوسک یہ کیا ہے" ابھی اس کی آواز کی گونج ختم نہیں ہوئی تھی کہ ٹوسک کی آواز سنائی دی۔ اور یہ آواز بھی جیسے سینکڑوں ہزاروں منہ سے نکل رہی ہو۔

وہ دونوں شدید پریشان ہوگئے اور پھر انہوں نے مڑ کر اپنے جہاز کی طرف دیکھا تو انہیں ایک اور دھچکا لگا۔ وہاں ان کے جہاز جیسے بے شمار جہاز پورے سیارے میں پھیلے ہوئے نظر آرہے تھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہاں چلوسک ٹوسک اور جہازوں کی بہت بڑی فوج جمع ہو چلوسک نے مڑ کر اس جگہ کو دیکھا جہاں ٹوسک کھڑا تھا مگر وہ اصل ٹوسک کو نہ پہچان سکا۔ کیونکہ ہر طرف ٹوسک ہی ٹوسک نظر آرہے تھے۔

ٹوسک کہاں ہو تم اپنا ہاتھ اونچا کرو چلوسک نے چیخ کر کہا اور پھر وہ یہ دیکھکر حیران رہ گیا کہ ہر طرف موجود ٹوسکوں نے اپنے ہاتھ اونچے کر دیئے تھے چلوسک نے جھنجھلا کر

اپنا ہاتھ اونچا کیا تو وہاں سینکڑوں کی تعداد میں بکھرے ہوئے چلوسکوں نے بھی اپنے ہاتھ اونچے کر دیئے۔

"کیا یہ ہمارے عکس ہیں" چلوسک نے دل ہی دل میں سوچا اور پھر اس نے ایک قدم آگے بڑھایا اور اس کا قدم بڑھانا قیامت بن گیا کیونکہ سیارے میں جتنے بھی چلوسک موجود تھے وہ تیزی سے حرکت کرنے لگے حالانکہ چلوسک اپنی جگہ کھڑا تھا۔ چلوسک کو چلتا دیکھ کر سارے طوسک [illegible] حرکت کرنے لگے۔ اور اسی لمحے اس نے اصل طوسک کو پہچان لیا کیونکہ وہ بھی اسی کی طرح بے حس و حرکت کھڑا پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان سب چلوسکوں طوسکوں کو دیکھ رہا تھا۔

"طوسک بھاگ کر میرے پاس آجاؤ" چلوسک نے طوسک سے مخاطب ہو کر کہا اور طوسک بھی یہ صورتحال سمجھ گیا چنانچہ وہ تیزی سے قدم اٹھاتا چلوسک کی طرف آگیا۔ اور پھر دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ لئے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے چلوسک یہ ہمارے عکس

تو نہیں ہیں بلکہ جیتے جاگتے چلوسک طوسک ہیں" طوسک کی خوف سے بھرپور آواز سنائی دی۔ مگر اس سے پہلے کہ چلوسک کوئی جواب دیتا اچانک آسمان تیزی سے سرمئی ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی وہاں موجود تمام چلوسک طوسک غائب ہوگئے اب وہ دونوں اکیلے کھڑے تھے۔

"یہاں سے بھاگ چلو چلوسک یہ تو خطرناک دنیا ہے ایسا نہ ہو ان چلوسکوں طوسکوں میں سے بھی ایک دوسرے کو کھو بیٹھیں" طوسک نے خوف سے لرزتے ہوئے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے طوسک یہ ہمارے عکس ہی تھے" چلوسک نے جواب دیا۔ ویسے اسکے لہجے سے بھی خوف نمایاں تھا۔

"کچھ بھی ہو یہاں سے بھاگ چلو" طوسک نے اسکا بازو پکڑ کر جہاز کیطرف کھینچتے ہوئے کہا پھر اس سے پہلے کہ چلوسک قدم اٹھاتا اچانک آسمان پھر تیزی سے سفید ہونے لگا انہوں نے آسمان سفید ہوتے دیکھکر چونک کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ مگر اس بار ان کے عکس موجود نہیں تھے چلوسک نے

اطمینان کی سانس لی۔

"آؤ طوسک واقعی یہاں سے نکل چلیں۔ یہ سیارہ کچھ زیادہ ہی خطرناک محسوس ہو رہا ہے" جلوسک نے بھی شاید یہاں سے بھاگنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

مگر ابھی انہوں نے دو چار قدم ہی بڑھائے ہوں گے کہ اچانک ان کے قدموں تلے موجود ریتلی زمین اچانک پھٹ گئی اور وہ دونوں یوں بے اختیار نیچے گرنے لگے جیسے وہ کسی گہری کھائی میں گر رہے ہوں ان دونوں کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئیں مگر وہ مسلسل نیچے گرتے ہی چلے گئے اور پھر ان کے ہوش حواس ان کا ساتھ چھوڑ گئے اور وہ دونوں بیہوش ہو گئے ان کے نیچے گرتے ہی ان کے سروں پہ ریتلی زمین دوبارہ مل گئی تھی۔

جلوسک کو جب ہوش آیا تو چند لمحوں تک تو اس کا دماغ مفلوج سا رہا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہونے کے باوجود اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے کچھ سمجھ میں نہ آ رہا ہو۔ وہ اس وقت اپنے آپ کو ایک انتہائی خوبصورت کمرے میں دیکھ رہا تھا ایسا کمرہ جس میں پلنگوں کے ساتھ ساتھ میزیں کرسیاں بھی موجود تھیں۔

"تمہیں ہوش آ گیا آقا" اچانک دروازے میں سے ایک آواز سنائی دی اور وہ چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا اور دوسرے لمحے حیرت کی

شدت سے وہ بستر پر اٹھ بیٹھا۔ اس کے سامنے دروازے سے پر ایک اور چلوسک کھڑا تھا ہوبہو وہی شکل وہی لباس وہی قد۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے چلوسک خود دروازے میں کھڑا ہو۔ وہ اس کی اپنی زبان میں اس کے لہجے میں بول رہا تھا۔

"تم کون ہو" چلوسک نے خوف سے لرزتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"میں چلوسک نمبر سو ہوں آقا" دروازے پر کھڑے چلوسک نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلوسک نمبر سو کیا، میں مطلب، سمجھا نہیں" چلوسک کے لہجے میں سے شدید حیرت ٹپک رہی تھی

"میرے آقا یہ بات تو چلوسک نمبر ایک ہی آپ کو سمجھا سکتا ہے میں تو چلوسک نمبر سو ہوں"

"تو بلاؤ چلوسک نمبر ایک کو ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا" چلوسک نے چیخ کر کہا۔ آنے والا چلوسک اس کا حکم سنتے ہی تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد چلوسک نے غور سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اسے حیرت کا ایک اور دھچکا لگا۔ کیونکہ یہ کمرہ بالکل ویسا ہی تھا جیسے کہ کروارمن میں اس کا کمرہ ہوتا تھا۔ وہی پلنگ وہی بستر وہی کرسیاں وہی میزیں ہر چیز ویسی کی ویسی تھی۔ حتیٰ کہ دیواروں کے رنگ اور چھت کا ڈیزائن بھی وہی تھا۔

اتنے میں دروازے سے آواز آئی۔

"حکم میرے آقا" اور چلوسک نے چونک کر دیکھا تو دروازے پر اسبار دو چلوسک کھڑے تھے دونوں اتنے مشابہہ تھے کہ انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ پہچانا نہیں جا سکتا تھا۔ اور پھر اس کی نظر ان کے سینے پر قمیض کے اوپر موجود جیب پر پڑی تو اس نے دیکھا کہ آگے کھڑے ہوئے چلوسک کی جیب پر نمبر ایک لکھا ہوا تھا اور پچھلے چلوسک کی جیب پر سو۔

"تم کون ہو۔ اور میں کہاں ہوں" چلوسک نے حیرت سے بھرپور لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ ہمارے آقا چلوسک ہیں ہم آپکی رعایا ہیں آپ کے پیدا کردہ، اور آپ اس وقت اپنے کمرے میں ہیں" چلوسک نمبر ایک نے کہا۔

"یہ کونسی دنیا ہے۔ کیا یہ کرۂ ارض ہے" چلوسک نے پوچھا۔

"یہ چلوسک آباد ہے جناب" چلوسک نمبر ایک نے جواب دیا۔

"چلوسک آباد یہ کہاں ہے"۔ چلوسک نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اسے اچانک اپنے بھائی کا خیال آگیا اس نے چونک کر پوچھا۔

"اور میرا بھائی طوسک کہاں ہے"

"طوسک آباد میں۔ اپنی رعایا کے ساتھ" چلوسک نمبر ایک ہی اس کے سوالوں کا جواب دے رہا تھا۔ اور چلوسک بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا کیونکہ ایسے عجیب و غریب حالات سے وہ کبھی نہیں گزرا تھا۔ یہ تو پاگل کر دینے والی باتیں تھیں۔

"اب میں کیا کروں کہاں جاؤں" چلوسک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ کمرے سے باہر آئیں اور اپنی رعایا کو حکم دیں۔ ایک سو چلوسک آپ کے حکم کے منتظر ہیں۔" چلوسک نمبر ایک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

"ایک سو چلوسک" چلوسک کا دماغ پھٹنے لگا۔

"تم دونوں باہر جاؤ اور مجھے کچھ سوچنے دو"

چلوسک نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور وہ دونوں وفادار خادموں کی طرح خاموشی سے باہر چلے گئے۔

اب چلوسک اس تمام صورتحال پر غور کرنے لگا کیونکہ ظاہر ہے صرف حیرت سے تو کام نہیں چل سکتا تھا کچھ نہ کچھ سوچنا پڑے گا اور پھر اسے گزشتہ تمام باتیں یاد آگئیں کہ کس طرح آسمان سفید ہوتے ہی وہاں بیشمار چلوسک طوسک بن گئے تھے اور پھر غائب ہو گئے تھے اور پھر کس طرح وہ ایک کھائی میں گر پڑے تھے۔ چنانچہ غور کرتے کرتے آخرکار وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ اس سیارے کی یہ صفت ہوگی کہ یہاں ہر چیز کی بیشمار چیزیں بن جاتی ہوں گی مگر پھر یہ کمرہ یہ فرنیچر یہ سب کچھ کیسے

بن گیا۔ کافی دیر تک مسلسل سوچنے کے بعد جب اسے کوئی واضح بات سمجھ میں نہ آئی تو اس نے کمرے سے باہر نکلنے کا فیصلہ کیا تاکہ دیکھ سکے کہ کمرے سے باہر کیا ہے۔

پھر جب وہ دروازے سے باہر آیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ہر طرف اسی قسم کے کمرے موجود تھے ان کمروں پر نمبر پڑے ہوئے تھے اور پھر سامنے ایک وسیع میدان میں اسے ایک سو چلوسک کھڑے نظر آئے جو خاموش کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر وہ چونک کر سیدھے کھڑے ہو گئے اور پھر ایک چلوسک تیزی سے آگے بڑھا اور چلوسک کے سامنے آکر رک گیا یہ چلوسک نمبر ایک تھا۔

"کیا حکم ہے آقا" اسنے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں کیا حکم دوں میری تو سمجھ میں نہیں آتا" چلوسک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا

"آپ کوئی بھی حکم دے سکتے ہیں جناب" چلوسک نمبر ایک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کل کتنے چلوسک ہیں یہاں" چلوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ایک سو جناب" چلوسک نمبر ایک نے جواب دیا۔

"اچھا یہ بتاؤ تم نے یہ کمرے کیسے بنائے اور یہ فرنیچر کیسے بنایا" چلوسک نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"جناب میں آپ کو تفصیل سے بتلاؤں کیونکہ میں نے بھی آپ کی طرح یہاں کے حالات کا معائنہ کیا ہے" اس سیارے کے اوپر والے حصے کی ایک خاصیت ہے کہ وہاں جب آسمان سفید ہوتا ہے تو تخلیق ہوتی ہے جو چیز موجود ہوتی ہے اس جیسی بے شمار چیزیں بن جاتی ہیں اور پھر وہ سب چیزیں نیچے والے حصے میں آجاتی ہیں جیسے ہم سب چونکہ آپ سے بنے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمارے دماغ بھی آپ کی طرح ہیں۔ ہم آپ کی طرح ہی سوچتے ہیں چونکہ میں سب سے پہلے بنا تھا اس لئے میرا دماغ بالکل آپ کی طرح کا ہے پھر جیسے جیسے دوسرے بنتے گئے

ان کے دماغ آپ سے زیادہ کمزور ہوتے تھے یہاں تک کہ آپکے دماغ میں اتنی قوت تھی کہ صرف ایک سو چلوسک بن سکے۔ چنانچہ ایک سو بن گئے آپ چونکہ بیہوش تھے اس لئے میرا دماغ کام کرتا رہا۔ میں نے سوچا کہ رہائش کیلئے کمرے ہونے چاہئیں چنانچہ جب آسمان سفید ہوا میں نے خواہش ظاہر کی اور کمرے بن گئے پھر آسمان سفید ہوا میں نے فرنیچر بنا لیا۔ پھر آسمان سفید ہوا میں نے سب چلوسکوں کی قمیضوں پر نمبر ڈال دیئے۔ یہاں کی یہ خاصیت ہے کہ آپ خواہش کریں اور چیز بن جاتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس وقت آسمان سفید ہو اور یہاں آسمان جلدی سفید ہو جاتا ہے۔

"بہت خوب تم نے ٹھیک سوچا ہے مگر یہ بتاؤ کہ ہم کوئی چیز ختم کرنا چاہیں تو" چلوسک نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"تو ظاہر ہے وہ ختم بھی ہو جائیگی" چلوسک نمبر ایک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب آسمان سفید ہو تو مجھے بتلانا۔ میں

تجربہ کر کے دیکھوں گا" چلوسک نے کہا اور چلوسک نمبر ایک نے سر ہلایا۔

"اور تم اس وقت تک یہ پتہ کرو کہ میرا بھائی طوسک اور اس کی رعایا کہاں ہے" چلوسک نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب میں ابھی چلوسکوں کو بھیجتا ہوں" نمبر ایک نے کہا اور پھر اس نے مڑ کر سامنے کھڑے چلوسکوں کو حکم دیا کہ وہ سب آقا کے بھائی طوسک اور اسکی رعایا کو تلاش کریں اس کا حکم پہنچتے ہی سب چلوسک مڑے اور پھر تیزی سے میدان میں دوڑنے لگے۔ کسی کا رخ کسی طرف تھا اور کسی کا کسی طرف۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب وہاں سے غائب ہو گئے۔

اب وہاں چلوسک اور چلوسک نمبر ایک باقی رہ گیا تھا۔ ویسے یہ بات تو چلوسک سمجھ گیا تھا کہ چلوسک نمبر ایک خاصا ذہین ہے وہ اپنے آپ کو اتنا ذہین نہیں سمجھتا تھا جتنا کہ اس نے چلوسک نمبر ا کو دیکھا تھا اور چونکہ اسے یہ بتلایا گیا تھا کہ چلوسک نمبر ایک اسی کے دماغ کا

عکس ہے اسکا صاف مطلب یہ ہوا کہ چلوسک
نمبر ایک کی ذہانت دراصل خود چلوسک کی ذہانت
ہے ابھی وہ یہ باتیں سوچ ہی رہا تھا۔ کہ
اچانک آسمان کا رنگ سفید ہونا شروع ہوگیا
چلوسک آسمان کا رنگ سفید ہوتا دیکھ کر چونک
پڑا۔ پھر جیسے ہی آسمان سفید ہوا اس نے
دل ہی دل میں خواہش کی کہ تمام چلوسکوں کا
دماغ اعلیٰ سائنسی ایجادات کرنے میں ماہر ہو جائے
اور یہاں اتنی بڑی اور جدید ترین لیبارٹری ہو
کہ اس کی مثال پوری کائنات میں نہ ہو۔ ابھی
اس نے اتنی ہی خواہش کی تھی کہ آسمان
کا رنگ دوبارہ سرمئی ہونا شروع ہوگیا اور پھر
چلوسک چونک پڑا۔ کیونکہ جیسے ہی آسمان کا
رنگ بدلا اسے سامنے ایک بہت بڑی عمارت
نظر آنے لگی وہ عمارت اپنی ساخت کے لحاظ
سے کوئی بڑی لیبارٹری لگتی تھی حالانکہ پہلے
وہاں سپاٹ میدان تھا۔
"آقا میرے دماغ میں ایک عجیب وغریب سائنسی
کلیہ آرہا ہے کاش یہاں لیبارٹری ہوتی تو ہم

ایسی ایجادات کرتے کہ تمام کائنات پر چھا جاتے"
چلوسک نمبر ایک نے چلوسک سے مخاطب ہوکر کہا
اس کی بات سنکر چلوسک کو یقین ہوگیا کہ
یہ واقعی ایسا سیارہ ہے جہاں ہر خواہش خودبخود
پوری ہو جاتی ہے بس خواہش کرو اور چیز
تیار۔ شرط صرف اتنی ہے کہ اسوقت آسمان سفید
ہو اور آسمان جلدی جلدی سفید اور سرمئی ہوتا
رہتا ہے۔
"وہ دیکھو سامنے لیبارٹری" چلوسک نے نمبرایک
کو اس لیبارٹری کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔
"ارے پھر تو مزہ آگیا" چلوسک نمبر ایک
خوشی سے اچھل پڑا۔
"آؤ لیبارٹری دیکھیں" چلوسک نے کہا اور پھر
وہ دونوں لیبارٹری کی طرف چل پڑے۔

عجیب اور قدرے نامانوس شور سے طوسک کو ہوش آگیا پہلے چند لمحے تو وہ صورتحال کو سمجھ ہی نہ سکا۔ مگر دوسرے لمحے وہ ہڑبڑا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر جیسے ہی وہ زمین سے اٹھا اس کے گرد موجود طوسک خوشی سے اچھلنے لگے وہ سب عجیب وغریب حرکتیں کر رہے تھے ان میں سے ایک کسی بندر کی طرح مسلسل قلابازیاں کھا رہا تھا جبکہ دوسرا مسلسل منہ چڑانے میں مصروف تھا۔ ایک خاموش کھڑا تھا۔ مگر اس کی آنکھوں میں ایسی چمک تھی جیسے ابھی ابھی اس نے

انتہائی دلچسپ شرارت کی ہو۔ ایک طوسک منہ میں انگلیاں ڈال کر مسلسل سیٹی بجاتے چلا جا رہا تھا غرضیکہ طوسک کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی سرکس میں آگیا ہو۔ اس کے گرد موجود طوسکوں کی تعداد دس کے قریب تھی وہ ہوبہو قدوقامت چہرہ مہرہ اور لباس کے لحاظ سے اس کے برعکس تھے اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ آئینہ دیکھ رہا ہو۔

"تم کون ہو" طوسک نے ڈرتے ڈرتے ان سے پوچھا۔

"ہم بھی ہیں ہم طوسک ہیں چلوسک کے چھوٹے بھائی" ایک طوسک نے جو بڑی سنجیدہ سی شکل بنائے اس کے قریب کھڑا تھا جواب دیا۔

"میرا بھائی چلوسک کہاں ہے اور ہم ہیں کہاں" طوسک نے دوبارہ پوچھا۔

"ہمیں کیا معلوم چلوسک کہاں ہے اور ہم یہاں ہیں جہاں کھڑے ہیں" اس نے جواب دیا باقی سب اپنی اپنی حرکتوں میں مصروف تھے۔

"طوسک آؤ گلی ڈنڈا کھیلیں" اچانک ان میں سے

ایک طوسک اسکے قریب آ کر بولا۔

"نہیں طوسک اور میں گیند بلا کھیلیں گے" دوسرا بھی آگے بڑھ آیا۔

"ہم تو کیرم بورڈ کھیلیں گے آؤ طوسک" تیسرے نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں کھیلنا اچھا نہیں ہم پڑھیں گے کیوں ٹھیک ہے ناں" چوتھے نے اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا۔ غرضیکہ بھانت بھانت کی بولیاں شروع ہوگئیں اور طوسک غریب ان کے درمیان احمق بنا خاموش کھڑا تھا اسکی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے اور کہاں جائے چلوسک بھی نجانے کہاں تھا اور نہ ہی ان کا جہاز نظر آ رہا تھا۔ اس لئے طوسک دل ہی دل میں سخت خوفزدہ بھی تھا۔

پہلے تو تمام طوسک اسے زبان سمجھاتے رہے مگر جب وہ خاموش کھڑا رہا تو سب اسے اپنی اپنی طرف کھینچنے لگے اب تو طوسک سخت

سے سفید ہونے لگ گیا تھا۔

"یہ آسمان کا رنگ سفید کیوں ہو رہا ہے" طوسک نے چونک کر کہا

مگر وہاں کسے اس بات کا ہوش تھا وہ سب تو اس کے ساتھ اپنی اپنی مرضی کا کھیل کھیلنا چاہتے تھے۔

چنانچہ اب ہر طوسک اسے اپنی طرف کھینچنے کی کوشش میں بری طرح مصروف تھا اور طوسک غریب کی شامت آگئی تھی اس نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی مگر بے سود، آخر وہ جھنجھلا کر زور زور سے چیخنے لگا۔ یا اللہ مجھے ان پاگلوں سے بچا یا اللہ ان سے میری جان چھڑا۔ وہ بری طرح چیخ رہا تھا اور پھر اچانک وہ سہم کر رک گیا کیونکہ جیسے ہی آسمان کا رنگ سرخ ہوا تمام طوسک اچانک یوں غائب ہوگئے جیسے وہ تھے ہی نہیں اور طوسک چند لمحے تو حیرت اور خوف کے مارے بے حس و حرکت کھڑا رہا۔ اور پھر وہ حیرت سے آنکھیں مل کر ادھر ادھر دیکھنے لگا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر جیتے جاگتے اچھلتے کودتے

شرارتوں اور زندگی سے بھرپور دس انسان یکدم کہاں چلے گئے وہ ایسے غائب ہوئے تھے جیسے روشنی ہوتے ہی تاریکی غائب ہو جاتی ہے۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ تمام لوگ یوں اچانک بھی غائب ہو سکتے ہیں مگر جب کافی دیر گزر گئی اور دوسرے طوسک واپس نہ آئے تو اس نے آئندہ پروگرام کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔ نہ ہی اسے معلوم تھا کہ وہ کہاں ہے۔ چلوسک کہاں ہے اور ان کا جہاز کہاں ہے اب مسئلہ تھا چلوسک کا ڈھونڈنا۔ کیونکہ جب تک چلوسک نہ مل جائے وہ خود کیا کر سکتا تھا پھر اچانک اسے ایک خیال آگیا کہ یہ سیارہ شاید دعاؤں کے قبول ہونے کا سیارہ ہے کیونکہ اس نے جیسے ہی اللہ سے طوسکوں سے پیچھا چھڑانے کی دعا کی تھی۔ دعا فوراً قبول ہو گئی تھی چنانچہ یہ خیال آتے ہی اس نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور زور زور سے کہنے لگا۔ "یا اللہ مجھے میرے بھائی چلوسک سے ملا دے۔" "یا اللہ مجھے میرے بھائی چلوسک سے ملا دے"

دو تین بار یہ دعا کرنے کے بعد اس نے جیسے ہی ہاتھ نیچے گرائے وہ اچانک حیرت اور خوشی سے اچھل پڑا۔ کیونکہ اسے دور سے چلوسک اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

"واہ بھئی واہ کیسا اچھا سیارہ ہے۔ جو دعا مانگو قبول" طوسک خوشی سے اچھل پڑا اور پھر وہ بھی تیزی سے چلوسک کی طرف بڑھنے لگا اور پھر جیسے ہی وہ قریب پہنچے طوسک بھاگ کر چلوسک سے چمٹ گیا۔

"شکر ہے اللہ کا تم مل گئے ہیں تو بے حد پریشان تھا" اس نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا "میں تمہیں لینے آیا ہوں۔ ہمارے آقا کا حکم ہے کہ تمہیں ڈھونڈ لائیں" چلوسک نے بڑے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ اور طوسک ایک جھٹکے سے اس سے علیحدہ ہو گیا کیونکہ چلوسک کے لہجے میں وہ گرمجوشی نہیں تھی جو بھائی کے لہجے میں ہونی چاہیے تھی۔

"کون آقا کون آقا" طوسک نے حیران ہوتے ہوئے چلوسک سے کہا وہ چلوسک کو بغور دیکھ

رہا تھا مگر وہ بالکل چلوسک تھا۔
"ہمارا آقا چلوسک اور کون" چلوسک نے جواب دیا۔
"اور تم کون ہو" ملوسک نے خوفزدہ لہجے میں کہا
"میں چلوسک نمبر نوے ہوں" چلوسک نے کہا۔
"چلوسک نمبر نوے" ملوسک حیرت سے اچھل پڑا
"جی ہاں چلوسک نمبر نوے" چلوسک نمبر نوے نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔
"اور اصل چلوسک کہاں ہے" ملوسک نے بے اختیار پوچھا۔
"چلوسک آباد میں" چلوسک نمبر نوے نے بدستور سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔
"چلوسک آباد تو کیا یہ جگہ چلوسک آباد ہے کیا چلوسک نے یہاں کوئی شہر آباد کر لیا ہے" ملوسک بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"چلو میں تمہیں اپنے آقا کے پاس لے چلتا ہوں" چلوسک نمبر نوے نے ملوسک کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔
"ہاں چلو" ملوسک نے جواب دیا۔ اور پھر

ملوسک چلوسک نمبر نوے کے پیچھے چل دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ نجانے چلوسک نے کیا کر رکھا ہے اور نجانے اس کی رعایا میں کتنے چلوسک موجود ہیں۔ کیونکہ چلوسک نمبر نوے سے تو وہ خود مل چکا تھا۔ یہی سوچتا ہوا وہ چلوسک نمبر نوے کے پیچھے چلتا رہا۔

چلوسک نمبر ایک کے ساتھ لیبارٹری کے دروازے میں داخل ہوا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ لیبارٹری میں عجیب وغریب ساخت کی بے شمار جدید مشینیں موجود تھیں۔ ایسی ایسی مشینیں جس کا اس نے کبھی تصور تک نہیں کیا تھا واقعی اتنی عظیم الشان اور جدید ترین لیبارٹری کسی بھی سائنسدان کی نہ ہوگی۔ ان مشینوں کو دیکھ کر وہ سوچنے لگا کہ ان مشینوں سے وہ کام کیسے لے گا۔ وہ اب اتنی سائنس تو نہیں جانتا تھا کہ ان سب مشینوں سے کام

لے کر کوئی ایجادات کر سکے۔ مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا کیونکہ اس نے چلوسک نمبر ایک کو تیزی سے ایک بڑی مشین کی طرف بڑھتے دیکھا۔ چلوسک نمبر ایک نے جاکر مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے مشین میں زندگی کی لہر دوڑ گئی اور چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے چلوسک نمبر ایک سٹول کھینچ کر مشین کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے بڑی مہارت سے اس کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین میں سے سائیں سائیں کی آواز نکلنے لگی۔ اور اس کے اوپر بنی ہوئی ایک بڑی سی سکرین روشن ہوگئی۔ سکرین روشن ہوتے ہی اس پر جو منظر ابھرا اسنے چلوسک کو اچھلنے پر مجبور کردیا۔ کیونکہ سکرین پر طوسک کھڑا ہوا صاف نظر آرہا تھا اس نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اسکے ساتھ ہی اس کی آواز بھی آنے لگی۔

"یااللہ مجھے میرے بھائی چلوسک سے ملادے"

وہ بار بار یہی الفاظ دہرا رہا تھا پھر اس

سے پہلے کہ چلوسک اپنے نمبر ایک سے اس
بارے میں پوچھتا۔ اس نے دیکھا کہ ایک چلوسک
تیزی سے اس کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا
پھر اس نے ان کے گلے ملنے کا منظر دیکھا
پھر انکی باتیں سنیں اور جب وہ اسکی طرف
آنے کے لیے چل پڑے۔ تو اس نے اطمینان
کا طویل سانس لیا۔

"چلوسک نمبر ایک کیا تم یہ تمام مشینیں چلا
لوگے۔" چلوسک نے نمبر ایک سے مخاطب ہو
کر پوچھا۔

"ہاں میرے آقا میرے ذہن نے ان تمام
مشینوں کو چلانے کا طریقہ آگیا ہے۔ اور مجھے
معلوم ہو گیا ہے کہ ان تمام مشینوں کی مدد
سے ہم نئی نئی سائنسی ایجادات کر سکتے ہیں
صرف میرے ساتھیوں کے آنے کی دیر ہے۔"
چلوسک نمبر ایک نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"چلوسک نمبر ایک ہمارا جہاز کہاں ہے۔ کیا
تم ان مشینوں کے ذریعے معلوم کر سکتے ہو۔"
چلوسک اچانک بول پڑا۔ اسے جہاز کا خیال
اچانک ہی آیا تھا۔

"جہاز" چلوسک نمبر ایک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہاں" ہمارا جہاز" چلوسک نے جواب دیا۔

چلوسک نمبر ایک کچھ دیر سوچتا رہا پھر وہ
اٹھ کر ایک اور چھوٹی سی مشین کی طرف بڑھ
گیا اس نے اس مشین پر لگا ہوا سبز
رنگ کا ایک بٹن دبایا۔ بٹن دبتے ہی مشین
میں زندگی کی لہر دوڑ گئی اور پھر اسپر لگی
ہوئی ایک چھوٹی سی سکرین پر ایک منظر ابھر
آیا۔ چلوسک نے دیکھا کہ یہ ایک وسیع میدان
تھا۔ جس میں سینکڑوں کے قریب جہاز کھڑے تھے
بالکل ویسے ہی جہاز جیسا کہ انکا جہاز تھا۔

"اتنے جہاز، ہمارا تو جہاز ایک تھا۔" چلوسک
نے حیرت آمیز لہجے میں کہا۔

"ہاں آپ کا اصل جہاز بھی ان میں موجود
ہے باقی اس جہاز کے عکس ہیں" چلوسک نمبرایک
نے جواب دیا۔

"مگر ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ ان میں ہمارا
اصل جہاز کونسا ہے" چلوسک نے کچھ سوچتے ہوئے

کہا۔

"یہ تو ایسے ہو سکتا ہے کہ جب آسمان سفید
ہو تو آپ دعا مانگیں کہ سب عکس جہازوں پر
نمبر لگ جائیں اسطرح ہی آپ کے اصل جہاز
کا پتہ چل سکتا ہے" چلوسک نمبر ایک نے جواب دیا
"ہاں یہ ٹھیک ہے تم یہ لیبارٹری سنبھالو کیونکہ
تم ان مشینوں کو سمجھ سکتے ہو میں باہر جا کر
طوسک سے ملتا ہوں اور جہازوں کے نمبروں کی
دعا مانگتا ہوں" چلوسک نے اس سے مخاطب ہو کر کہا
اور چلوسک نمبر ایک نے مودبانہ انداز میں سر
جھکا دیا۔

چلوسک تیز تیز قدم اٹھاتا لیبارٹری سے باہر
آ گیا۔ دروازے سے باہر نکلتے ہی وہ حیرت کے
ایک شدید جھٹکے سے ٹھٹھک گیا۔ لیبارٹری کے سامنے
ایک ایسی چیز موجود تھی جو اسے حیرت کر دینے
کے لئے کافی تھی یہ ایک بڑے قد کا بندر
تھا جو دونوں پیروں پہ انسانوں کی طرح کھڑا
تھا اس نے دونوں ہاتھوں میں ایک لمبی سی
نیزے نما کوئی چیز پکڑی ہوئی تھی اسکی سرخ

سرخ آنکھیں لیبارٹری اور چلوسک پر جمی ہوئی تھیں
پھر اس سے پہلے کہ چلوسک آگے بڑھتا یا اس
سے کچھ کہتا اس بندر نے بجلی کی سی تیزی
سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی وہ چیز چلوسک کی
طرف پھینک دی۔ سائیں کی آواز کے ساتھ ہی وہ
چیز آگ کے شعلے کی طرح چلوسک کی طرف
لپکی اور پھر اس سے پہلے کہ چلوسک سنبھلتا اس
کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اور — وہ
دھڑام سے زمین پر آ گرا۔ وہ نیزے نما چیز اس
کے سینے پر آ لگی اور دوسرے لمحے آگ کا ایک
بڑا شعلہ سا لپکا۔ اور چلوسک کو یوں محسوس ہوا
جیسے اس کے اردگرد ہر طرف آگ ہی آگ
پھیل گئی ہو اور اس کا اپنا جسم آگ میں
جلنے لگا ہو۔ اس نے سنبھلنے کی کوشش کی مگر
بے سود، اسکے دماغ پہ اندھیرا قبضہ جماتا چلا گیا۔

طوسک چلوسک نمبر نوسے کیساتھ ساتھ چلتا ہوا ایک
ایسے میدان میں پہنچ گیا جہاں اسے دور سے ایک
وسیع و عریض اور بلند و بالا عمارت نظر آنے لگی۔ ایسا
محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی بہت بڑا
کارخانہ ہو یا پھر کسی سائنسدان کی بہت بڑی
لیبارٹری ہو۔

"یہ کیا چیز ہے" طوسک نے چلوسک نمبر نوے
سے پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں جب میں تمہیں تلاش کرنے نکلا
تھا اسوقت یہ عمارت موجود نہیں تھی" چلوسک نمبر
نوسے نے بڑی صاف گوئی سے جواب دیا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے میں چلوسک سے پوچھ لوں گا"
طوسک نے کہا اور وہ دونوں آگے بڑھتے رہے۔
تھوڑی دیر بعد وہ اسی لیبارٹری کے صدر دروازے
کے قریب پہنچ گئے اور پھر وہ دونوں ایکساتھ
ہی ٹھٹھک کر رک گئے جب انہوں نے ایک
طرف سے ایک بڑے بندر کو جس نے ہاتھ
میں نیزے کی طرح کوئی چیز پکڑ رکھی تھی
دونوں پیروں پر تیزی سے عمارت کے دروازے
کی طرف بھاگتا ہوا دیکھا وہ بندر جو انسانوں
کیطرح دوڑ رہا تھا عمارت کے دروازے کے
سامنے آکر رک گیا طوسک اور چلوسک نمبر نوے
دونوں بندر کے قریب تھے مگر وہ آڑ
میں تھے اس لئے بندر کی نظر ان پر
نہیں پڑی تھی۔ طوسک بڑی حیرت سے اس
بندر کو دیکھ رہا تھا۔ جو انسانوں کی طرح
دوڑتا تھا انسانوں کی طرح کھڑا ہوتا تھا اور
جس نے ہاتھ میں نیزے نما کوئی چیز پکڑی
ہوئی تھی۔ جس کا رنگ ہلکا سبز تھا یہ

کوئی عجیب و غریب قسم کی دھات تھی بندر کی آنکھوں سے بھی حیرت ٹپکتی صاف نظر آرہی تھی۔ وہ شاید اس عمارت کو دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔ اس عمارت کی دوسری طرف سو کے قریب کمرے سے بنے ہوئے تھے پھر اسی لمحے طوسک نے چلوسک کو دروازے سے باہر نکلتے دیکھا۔

"یہ ہمارا آقا چلوسک ہے" چلوسک نمبر نو نے طوسک کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا

"ہاں یہ میرا بھائی چلوسک ہے۔" طوسک نے جواب دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتے یا بات کرتے اچانک اس بندر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چیز بجلی کی سی تیزی سے چلوسک کی طرف پھینک دی۔ طوسک نے دیکھا کہ وہ کسی نیزے کی طرح اڑتی ہوئی چلوسک کے سینے میں گھستی چلی گئی اور دوسرے لمحے طوسک کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی کیونکہ جیسے ہی وہ عجیب و غریب نیزہ چلوسک کے سینے میں جا لگا ایک شعلہ سا چمکا اور پھر چلوسک کے جسم میں آگ کے شعلے بھڑکنے

لگے۔ اور وہ نیچے گر گیا۔ اسکے چاروں طرف آگ ہی آگ تھی۔ سرخ رنگ کی بھیانک آگ اپنے بھائی کو یوں جلتا دیکھ کر طوسک بے اختیار چلوسک کی طرف بھاگا غصے اور نفرت سے اس کا بُرا حال تھا۔

دوسری طرف بندر بھی چلوسک کے نیچے گرتے ہی اس کی طرف بھاگا اور پھر وہ دونوں اکٹھے ہی وہاں پہنچے طوسک نے جاتے ہی پوری قوت سے بندر کے پیٹ میں مکہ مارا یہ شاید طوسک کا غصہ تھا کہ اس کے ایک ہی مکے نے بندر کو قلابازی کھانے پر مجبور کر دیا آگ ابھی تک بھڑک رہی تھی اور وہ نیزے نما چیز آگ سے باہر پڑی تھی۔ بندر جیسے ہی مکہ کھاکر دوسری طرف گرا۔ طوسک نے انتہائی پھرتی سے اس نیزے کے دستے پر ہاتھ ڈالا اور پھر پوری قوت سے گھماکر وہ نیزہ اس بندر کو مارا جو قلابازی کھانے کے بعد اب اس کی طرف لپک رہا تھا جیسے ہی وہ نیزہ بندر کے جسم سے لگا۔ ایک خوفناک

دھماکہ ہوا اور وہ بندر اور نیزہ دونوں یوں ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہوگئے جیسے وہ بھی مٹی کے بنے ہوں۔ بندر کے جسم کے ٹکڑے زمین پر بکھرے پڑے تھے اور ملوسک حیرت سے ان ٹکڑوں کو دیکھ رہا تھا۔ پھر ملوسک اس وقت اور بھی حیرت زدہ ہوگیا جب اس نے دیکھا کہ بندر کے ٹوٹتے ہی چلوسک کے جسم میں لگی ہوئی آگ یکلخت بجھ گئی اور اب چلوسک زمین پہ پڑا تھا مگر اسکے جسم پہ آگ کے کوئی نشانات موجود نہیں تھے مگر چلوسک کی حالت سے یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ مر چکا ہو۔

"یا اللہ میرے بھائی کو زندگی دے کر ٹھیک کر دے۔" ملوسک کے منہ سے بے اختیار نکلا اور پھر وہ خوشی سے اچھل پڑا جب اس نے چلوسک کو آنکھیں کھولتے دیکھا آنکھیں کھلتے ہی چلوسک ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا ہوا۔ وہ بے اختیار اپنے جسم کو ٹٹول رہا تھا۔

وہ دونوں بے اختیار ایک دوسرے کے گلے مل گئے "یہ سب کیسے ہوا۔ میرے جسم میں تو آگ لگ گئی تھی۔ وہ بندر کہاں ہے" چلوسک نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے اور پھر ملوسک نے تمام بات تفصیل سے چلوسک کو بتلا دی۔

"اوہ عجیب و غریب بندر ہے یہ نجانے کہاں سے آیا تھا" چلوسک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا "چلوسک یہ عمارتیں کہاں سے آگئی ہیں" ملوسک نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم بتلاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا گذری" چلوسک نے اسکا بازو پکڑ کر ایک کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور پھر ملوسک نے اپنے اور اپنے ملوکوں کے بارے میں تفصیل کیساتھ سب کچھ بتلا دیا۔ اس کے ملوکوں کی شرارتیں سنکر چلوسک ہنستے ہنستے بے حال ہوگیا۔

"دیکھو چلوسک تم چونکہ ابھی بچے ہو۔ تمہارے دماغ پہ شرارتیں چھائی رہتی ہیں اس لئے تمہارے ملوسک بھی شرارتیں کر رہے تھے اور میرے چلوسک تمام کے تمام ذہین اور عقلمند ہیں۔" چلوسک نے

ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں اگر میں بروقت نہ پہنچکر اس بندر کو ختم نہ کر دیتا تو تمہاری تمام ذہانت اور عقلمندی کا خاتمہ ہوچکا تھا۔" طوسک نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے تم تو ناراض ہوگئے میرا یہ مطلب نہیں تھا۔" چلوسک نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔

"چلوسک ہمارا جہاز کہاں ہے" طوسک نے اچانک ایک خیال آتے ہی پوچھا۔

"ارے ہاں میں تمہیں یہ بتلانا بھول گیا کہ ہمارے جہاز جیسے ہزار جہاز اس سیارے کے کسی حصے میں موجود ہیں اور میں لیبارٹری سے باہر اسلئے نکلا تھا تاکہ تمہیں ملنے کے ساتھ ساتھ اپنے اصل جہاز کو ڈھونڈھنے کی دعا کروں" چلوسک نے اسے بتسلایا۔

"یہ تو اچھا ہوا کہ ہزاروں جہاز بن گئے ہیں ہمارا ایک جہاز خراب ہو جائے گا تو ہم یہاں سے دوسرا حاصل کرلیں گے۔" طوسک نے خوشی

سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں تم نے اچھی بات کی ہے ورنہ میں تو دعا کرنیوالا تھا کہ باقی سب جہاز غائب ہو جائیں" چلوسک نے کہا۔

"ایسا نہ کرنا بھائی میرے خیال میں اس سیارے کو ہم اپنا ہیڈکوارٹر بنا لیں یہاں تمہارے چلوسک نئی نئی ایجادوں میں مصروف رہیں اور ہم گھوم پھر کر آرام کرنے کے لئے آ جایا کریں یہ سیارہ مجھے اس لئے بھی پسند ہے کہ یہاں دعا فوراً قبول ہو جاتی ہے" طوسک نے اسے بتلایا۔

"ہاں بات تو تمہاری ٹھیک ہے" چلوسک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ "اچھا آؤ باہر چلیں میں نے جہاز کے تلاش کرنے کی دعا مانگنی ہے"

"آؤ چلیں" طوسک نے کہا۔ اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر آگئے۔ باہر آسمان ابھی تک سرخی تھا کیونکہ دعا اس وقت قبول ہوتی تھی جب آسمان سفید ہو۔ اس لئے وہ دونوں وہیں آسمان سفید ہونے کے انتظار میں رک گئے ان دونوں کی نظریں آسمان پر لگی ہوئی تھیں۔ مگر

ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں اگر میں بروقت نہ پہنچکر اس بندر کو ختم نہ کر دیتا تو تمہاری تمام ذہانت اور عقلمندی کا خاتمہ ہوچکا تھا۔" طوسک نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے تم تو ناراض ہوگئے میرا یہ مطلب نہیں تھا۔" چلوسک نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔

"چلوسک ہمارا جہاز کہاں ہے" طوسک نے اچانک ایک خیال آتے ہی پوچھا۔

"ارے ہاں میں تمہیں یہ بتلانا بھول گیا کہ ہمارے جہاز جیسے ہزار جہاز اس سیارے کے کسی حصے میں موجود ہیں اور میں لیبارٹری سے باہر اسلئے نکلا تھا تاکہ تمہیں ملنے کے ساتھ ساتھ اپنے اصل جہاز کو ڈھونڈھنے کی دعا کروں" چلوسک نے اسے بتسلایا۔

"یہ تو اچھا ہوا کہ ہزاروں جہاز بن گئے ہیں ہمارا ایک جہاز خراب ہو جائے گا تو ہم یہاں سے دوسرا حاصل کرلیں گے" طوسک نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں تم نے اچھی بات کی ہے ورنہ میں تو دعا کرنیوالا تھا کہ باقی سب جہاز غائب ہوجائیں" چلوسک نے کہا۔

"ایسا نہ کرنا بھائی میرے خیال میں اس سیارے کو ہم اپنا ہیڈکوارٹر بنا لیں یہاں تمہارے چلوسک نئی نئی ایجادوں میں۔ مصروف رہیں اور ہم گھوم پھر کر آرام کرنے کے لئے آ جایا کریں یہ سیارہ مجھے اس لئے بھی پسند ہے کہ یہاں دعا فوراً قبول ہو جاتی ہے" طوسک نے اسے بتلایا

"ہاں بات تو تمہاری ٹھیک ہے" چلوسک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ "اچھا آؤ باہر چلیں میں نے جہاز کے تلاش کرنے کی دعا مانگنی ہے"

"آؤ چلیں" طوسک نے کہا۔ اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر آگئے۔ باہر آسمان ابھی تک سرمئی تھا کیونکہ دعا اس وقت قبول ہوتی تھی جب آسمان سفید ہو۔ اس لئے وہ دونوں وہیں آسمان سفید ہونے کے انتظار میں رک گئے ان دونوں کی نظریں آسمان پر لگی ہوئی تھیں۔ مگر

آسمان بدستور سرمئی تھا اس کے سفید ہونے کے
آثار ہی نظر نہیں آرہے تھے حالانکہ پہلے آسمان
جلدی جلدی سفید اور سرمئی ہوتا تھا۔ ابھی وہ
دونوں اس سلسلے میں سوچ ہی رہے تھے کہ اچانک
ایک عجیب وغریب شور سنکر چونک پڑے۔ یہ شور
انہیں ہر طرف سے آتا سنائی دیتا تھا۔ وہ دونوں
گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

"ارے یہ کیا یہ تو بندروں کی فوج آرہی
ہے۔" ٹوسک کی خوف سے بھرپور آواز سنائی دی
اور پھر چلوسک نے بھی دیکھا کہ ہر طرف سے
ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں بندر ہاتھوں میں دبی
نیزے نما آگ لگانے والی چیز پکڑے انسانوں کی
طرح دونوں ٹانگوں پر بھاگتے ہوئے اور شور مچاتے
اسی طرف آرہے تھے۔

"بھاگو لیبارٹری کے اندر بھاگو" چلوسک نے
ٹوسک کا بازو پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا اور پھر
وہ دونوں بے تحاشا بھاگتے ہوئے لیبارٹری میں داخل
ہوگئے۔ اندر داخل ہوتے ہی چلوسک نے پھرتی سے
لیبارٹری کا دروازہ بند کردیا۔ بندروں کا شور

اب بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ وہ لیبارٹری کے قریب
آتے چلے جا رہے تھے۔ ٹوسک اتنی عظیم الشان
لیبارٹری دیکھ کر حیران رہ گئے۔

انہیں اندر آتا دیکھ کر لیبارٹری میں موجود
تمام چلوسک مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہوگئے چلوسک
نمبر ایک بھاگتا ہوا چلوسک کے پاس آیا اور
پوچھنے لگا کہ باہر کیسا شور ہے۔

"چلوسک نمبر ایک ہم پر لاکھوں کی تعداد میں
بندر حملہ کرنے والے ہیں اپنی کسی سائنسی ایجاد
سے ان کا مقابلہ کرو۔" چلوسک نے اسے حکم
دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی آقا۔" چلوسک نمبر
ایک نے کہا اور پھر وہ بھاگتا ہوا ایک بڑی
مشین کے سامنے پہنچ گیا اس نے اس کا بٹن
دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ باقی چلوسکوں
کو چیخ چیخ کر مختلف مشین چلانے کا حکم دینے
لگا اور اس کے حکم پر باقی ننانوے کے ننانوے
چلوسک مختلف مشینوں کو چلانے میں مصروف ہوگئے
اور پوری لیبارٹری مشینوں کے چلنے کے شور سے

گونج اٹھی۔ لیبارٹری سے باہر بندروں کا شور بھی اب بے حد بڑھ گیا تھا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے بندروں نے لیبارٹری کو گھیرے میں لے لیا ہو۔ چلوسک نمبر ایک نے بڑی مشین کا ایک بٹن دبایا تو لیبارٹری کی ایک بڑی سی دیوار کسی سکرین کی طرح روشن ہوگئی اور وہاں لیبارٹری سے باہر کا منظر صاف نظر آنے لگا چلوسک ملوسک نے دیکھا کہ لیبارٹری کے باہر ہزاروں کی تعداد میں وہ بندر موجود ہیں مگر لیبارٹری سے دس قدم دور رہ کر ہی وہ اچھل کود کر رہے ہیں پھر وہ اچانک خاموش ہوگئے اور سامنے کے رخ سے بندر درمیان سے ہٹنے لگے۔ ایسا معلوم تھا جیسے وہ کسی آنے والے کے لئے راستہ چھوڑ رہے ہوں۔ چلوسک ملوسک دونوں اشتیاق آمیز نظروں سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اور چلوسک نمبر ایک بھاگ کر ہر چلوسک کے پاس جاتا اور اسے مختلف باتیں سمجھا رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کسی بہت بڑے حملے کی تیاری میں مصروف ہو۔

ادھر چلوسک ملوسک جو باہر کا منظر دیکھ رہے تھے اس وقت حیرت اور خوف سے اچانک اچھل پڑے جب انہوں نے ایک انسان کو بندروں کی قطاروں سے نکل کر باہر آتے دیکھا اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اس نے پرانے وقتوں کے بادشاہوں جیسا لباس پہنا ہوا تھا اس کے سر پر سفید رنگ کی کسی دھات کا تاج موجود تھا اور ہاتھ میں ایک تلوار تھی چلوسک ملوسک دونوں غور سے اسے دیکھنے لگے۔

بادشاہ بندروں سے آگے بڑھ کر لیبارٹری سے چند قدم دور رک گیا۔ پہلے تو وہ غور سے اس لیبارٹری کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بلند کرکے زور سے کچھ کہا۔

اسی لمحے چلوسک نمبر ایک نے جو خود بھی ایک بڑی مشین کے سامنے بیٹھا یہ نظارہ دیکھ رہا تھا پھرتی سے ایک بٹن دبا دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس بادشاہ کی آواز لیبارٹری میں گونجنے لگی۔ وہ کسی نامانوس زبان میں بات کر رہا تھا چلوسک ملوسک نے

بے اختیار اپنے کانوں میں لگے ہوئے ٹالیس پر
انگلیاں پھیریں اور انہیں اس بادشاہ کی زبان
سمجھ میں آنے لگ گئی وہ کہہ رہا تھا۔
"میں سیارہ برکارہ کا بادشاہ ہوں جس نے
بھی یہ عمارت بنائی ہے وہ اپنے آپ کو
میرے حوالے کردے میں اس سے بات کرونگا
اس نے میرا ایک سپاہی ہلاک کیا ہے۔ میں
اسکا انتقام اس سے لونگا۔"
"میں چلوسک کرہ ارض کا باشندہ تم سے مخاطب
ہوں سیارہ برکارہ کے بادشاہ" چلوسک نے بلند
آواز سے کہا اور پھر انہوں نے برکارہ کے
بادشاہ کو چونکتے ہوئے دیکھا وہ پریشان نظروں
سے ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا جیسے یہ بات
اس کی سمجھ میں نہ آرہی ہو کہ آخر یہ
آواز کہاں سے آرہی ہے۔
"میں اس عمارت کے اندر سے بول رہا
ہوں" چلوسک نے اس کی حیرت دور کرنے
کے لئے کہا۔
"عمارت سے باہر نکل کر مجھ سے بات کرو

کرہ ارض کے باشندے" بادشاہ نے اس بار عمارت
کی طرف منہ کرتے ہوئے کہا۔
"تم اپنے بندروں کو واپس بھیج دو۔ تب
ہم تم سے بات کریں گے" چلوسک نے کہا۔
"کون سے بندر یہ تو میری فوج کے سپاہی
ہیں" بادشاہ نے اپنے بندروں کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا۔
"جو کچھ بھی ہیں انہیں واپس بھیج دو کیونکہ
پہلے بھی ان میں سے ایک نے مجھے مارنے
کی کوشش کی تھی اور میں نہیں چاہتا کہ اب
دوبارہ وہی کام ہو" چلوسک نے قدرے سخت
لہجے میں کہا۔
"نہیں میں انہیں واپس نہیں بھیجوں گا۔ تم
باہر آجاؤ اور یقین رکھو کہ میری اجازت کے
بغیر یہ تم پر حملہ نہیں کریں گے" بادشاہ نے
بھی جواب میں سخت لہجہ استعمال کرتے ہوئے کہا۔
"نہیں اس طرح میں باہر نہیں آسکتا" چلوسک
نے جواب دیا۔
"تو پھر میں اس عمارت کو جلاکر راکھ کر دونگا"

بادشاہ کو غصہ آگیا۔

"دیکھو برکارہ کے بادشاہ زیادہ غصہ مت دکھاؤ میں اگر چاہوں تو تم سمیت تمہارے سارے بندروں کو ایک لمحہ میں ہلاک کردوں اس لئے بہتر یہی ہے کہ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو" چلوسک کو بھی اس کی ضد پر غصہ آگیا۔ اس نے اسے دھمکی دے دی۔

"یہ بات ہے تم برکارہ کے بادشاہ کو دھمکی دے رہے ہو تو پھر نتیجہ بھگتو" برکارہ کے بادشاہ نے ہاتھ اٹھا کر اپنی بندروں کی فوج کو کوئی اشارہ کیا پھر اس سے پہلے کہ یہ کچھ سمجھتے ہزاروں بندروں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے نیزے عمارت کی طرف پھینک دیئے اور عمارت کے چاروں طرف شعلے بھڑک اٹھے۔

"چلوسک نمبر ایک ان بندروں پر حملہ کرو" چلوسک نے چیخ کر نمبر ایک سے کہا اور نمبر ایک نے پھرتی سے دو مختلف بٹن دبا دیئے دوسرے لمحے عمارت سے باہر ایک زبردست دھماکہ ہوا اور چلوسک طوسک نے دیکھا کہ کوئی بم نما چیز اڑتی ہوئی بندروں کے درمیان گری اور پھر ایک دھماکے سے پھٹ گئی اور اس کے ساتھ ہی سینکڑوں بندر کچی مٹی کے کھلونوں کی طرح ٹوٹ کر بکھر گئے ادھر لیبارٹری کی دیواریں بری طرح جلنے لگ گئی تھی چلوسک نمبر ایک مسلسل بندروں پر بم مار رہا تھا۔ مگر بندروں کی تعداد بیشمار تھی اس لئے ان کے بے تحاشا ٹوٹنے کے باوجود وہ مسلسل عمارت پر نیزوں کی بارش کرتے جا رہے تھے اور لیبارٹری کی عمارت اب اس بری طرح جلنے لگ گئی تھی کہ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کسی بھی لمحے چھت نیچے آگرے گی۔

"لیبارٹری کو بچاؤ چلوسک نمبر ایک" چلوسک نے چیخ کر کہا۔

"ہمارے پاس کوئی ایسا طریقہ نہیں۔ ابھی میں نے یہ طریقہ سوچا ہی نہیں تھا" چلوسک نمبر ایک نے جواب دیا۔ اسی لمحے لیبارٹری کا دروازہ آگ کے زور سے جل کر گر گیا اور اب بندروں کے نیزے لیبارٹری کے اندر آنے لگے جہاں جہاں

نیزہ گرتا وہاں وہاں آگ بھڑک اٹھتی اتنے میں
لیبارٹری کی پچھلی دیوار آگ کی وجہ سے درمیان
سے پھٹ گئی اور وہاں اچھا خاصا بڑا سوراخ
ہو گیا۔

"طوسک آؤ اسی سوراخ سے بھاگ چلیں لیبارٹری
کی چھت گرنے والی ہے" چلوسک نے طوسک کا ہاتھ
پکڑ کر اس سوراخ کی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔ مگر
اب سوراخ سے بندروں نے لیبارٹری کے اندر آنا
شروع کر دیا۔

"اپنے پستول نکال لو" چلوسک نے کہا اور پھر
دونوں نے پستول نکال کر ان کے بٹن دبا دیے
پستولوں سے سرخ رنگ کی لہریں نکلیں اور بندر
یوں دھماکے سے ٹوٹ گئے جیسے پٹاخے چلتے ہوں
راستہ صاف ہوتے ہی وہ دونوں تیزی سے باہر
نکلے وہ مسلسل اپنے پستولوں سے سرخ رنگ کی
لہریں ادھر ادھر پھینک رہے تھے بندر شاید اپنے
نیزے مار چکے تھے اسلئے اب خالی ہاتھ تھے لہروں
کیوجہ سے کوئی بندر انکے نزدیک نہ آسکا اور وہ
ان بندروں کو لہروں سے مارتے ایک طرف بھاگتے

چلے گئے۔

ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہونگے ایک
چھاڑ دھماکہ ہوا اور لیبارٹری کی چھت یکدم بیٹھ
گئی اب ہر طرف آگ ہی آگ تھی پھر مشینوں
کے پھٹنے کے دھماکے سنائی دینے لگے اور اسکے
ساتھ ہی چلوسکوں کے چیخوں کی آوازیں بھی
انہیں سنائی دینے لگیں برکارہ کا بادشاہ جیت
گیا تھا مگر وہ مسلسل لہریں پھینکتے آگے بھاگے
چلے جارہے تھے دفعتاً ایک طرف سے دس بارہ
بندروں نے ان پر چھلانگ لگادی اور وہ منہ
کے بل نیچے گرے۔ پستول ان کے ہاتھوں سے
چھوٹ کر دور جاگرے۔ انہوں نے بندروں سے
بچنے کی بےحد کوشش کی مگر بندروں نے انہیں
جلد ہی قابو کرکے بےبس کردیا۔ اور پھر بندر
انہیں ایک طرف گھسیٹنے لگے۔

ہر طرف آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ پنزل نے پہاڑی کے ساتھ ساتھ ان کے محل کو بھی آگ لگادی تھی۔ بندروں کے شور شرابے اور چیخ وپکار سے کان پڑی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے یہاں بہت بڑی فوجوں کے درمیان جنگ جاری ہو۔ پندرہ بیس بندر ان دونوں کو گھسیٹتے ہوئے لئے جا رہے تھے اور پھر انہوں نے ایک جگہ لیجا کر انہیں پھینک دیا۔

بندروں نے انہیں جیسے ہی چھوڑا وہ دونوں اچھل کر کھڑے ہوگئے۔ گھسیٹنے کی وجہ سے ان کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹ گئے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے ہی بندروں کا بادشاہ بڑے جاہ وجلال سے ایک بڑے سے تخت پر بیٹھا تھا اور بے شمار بندر اس کے گرد پہرہ دے رہے تھے یہ جگہ پہاڑی سے کافی دور تھی

"کون ہو تم" بادشاہ نے حیرت سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم کرہ ارض کے باشندے ہیں ہمارا نام چلوسک اور ملوسک ہے" چلوسک نے اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے کہا۔

"اس عمارت کے اندر سے تم بول رہے تھے" بادشاہ نے پوچھا۔

"ہاں جناب ہم بول رہے تھے۔" چلوسک نے جواب دیا۔

"ہمارے حکم پہ تم عمارت سے باہر کیوں نہیں آتے" بادشاہ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب ہمیں ڈر لگتا تھا کہ کہیں یہ فوجی ہمیں مار نہ دیں" ملوسک نے خوف سے کانپتے ہوئے

لہجے میں پہلی بار کہا۔

"ہوں تو تم ہم سے ڈر رہے تھے۔ پھر ٹھیک ہے پھر ہم تمہیں معاف کر دیتے ہیں جو ہم سے ڈرتا ہے ہم اسے معاف کر دیتے ہیں جو نہیں ڈرتا ہم اسے بھیانک موت کی سزا دیتے ہیں" بادشاہ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔ طوسک کے خوف نے ان کی جانیں بچا لی تھیں ورنہ اس کے ذرا سے اشارے پر یہ خوفناک بندر انہیں یقیناً موت کے گھاٹ اتار دیتے۔

"آپ کی بہت بہت مہربانی آپ نے ہمیں معاف کر دیا آپ واقعی بادشاہ ہیں" چلوسک نے جان بوجھ کر خوشامدانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"ہم نے معاف کیا ہے مگر چونکہ تم نے ہمارے بہت سپاہی مار دیے ہیں اسلئے تمہیں سزا ضرور دی جائے گی۔ اور وہ سزا یہ ہے کہ تم ہمارے شہر میں الٹے لٹکائے جاؤ گے" بادشاہ نے مونچھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے اشارہ کیا اور

بندروں نے انہیں دوبارہ پکڑ لیا۔ اور پھر آگے بندر بادشاہ کا تخت اٹھا کر چلے اور پیچھے پیچھے بندر ان دونوں کو لے کر چل دیئے اس طرح بندروں کے بادشاہ کا جلوس ایک طرف تیزی سے روانہ ہو گیا۔

چلوسک سوچ رہا تھا کہ آخر اس سیارے میں یہ انسان کہاں سے آ گیا اور یہ بندر کیسے ہیں جو ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں جیسے مٹی کے بنے ہوئے ہوں ادھر بادشاہ کا لباس، اس کی تلوار اور تخت بنانے کا انداز بتلا رہا تھا [illegible] کرہ ارض سے آیا ہے مگر اسے یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کرہ ارض سے یہ انسان کیسے یہاں پہنچا بہرحال یہی سوچتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔

دوسری طرف طوسک کو اپنے پستولوں کی فکر کھائے جا رہی تھی کیونکہ جب بندروں نے انہیں جھپٹا تھا تو پستول ان کے ہاتھوں سے گر گئے تھے وہ کھلے عام پستولوں کے متعلق بھی نہیں کہہ سکتا تھا کیونکہ اگر بادشاہ کو پستولوں کی کارکردگی کا علم ہو جاتا تو یقیناً بادشاہ انہیں

واپس نہ دیتا اس لئے وہ خاموش رہا۔

تقریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد آخر وہ ایک ایسے حصے میں آگئے جہاں چھوٹے چھوٹے پیٹے نما پہاڑیاں تھیں ان پہاڑیوں کے پرے انہیں ایک بہت بڑا شہر نظر آنے لگا وہی کرواش کی طرز کے مکان مگر یہ طرز تعمیر بےحد قدیم تھی ایسی طرز تعمیر چلوسک نے آثار قدیمہ میں دیکھی تھی سڑکوں پہ گہماگہمی تھی وہاں بے شمار انسان موجود تھے جو جانوروں کی طرح بالکل ننگے تھے عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ بڑی حیرت انگیز بات تھی۔ کہ وہاں انہیں نہ ہی کوئی بچہ نظر آیا تھا اور نہ کوئی بوڑھا سب جوان اور صحت مند تھے۔ وہ سب اپنے اپنے کاموں میں لگے تھے اور یہی بندر ان کے درمیان یوں گھوم رہے تھے جیسے ان کے آقا ہوں۔ ہر بندر کے ہاتھ میں وہ نیزہ نما آلہ تھا۔

ان کا جلوس جب شہر کے درمیان سے گزرا تو سب عورتیں اور مرد انہیں دیکھنے لگے ان سب کی آنکھوں میں چلوسک طوسک کے لئے حیرت کے تاثرات تھے اور پھر اچانک ایک ایسا واقعہ ہوا جسے دیکھ کر یہ دونوں حیرت زدہ رہ گئے ایک مرد انہیں دیکھنے کے لئے آگے بڑھنے لگا اس کے قریب موجود ایک بندر اسے سخت لہجے میں ڈانٹ کر پیچھے ہٹانے لگا مگر شاید حیرت کی زیادتی کی بنا پر اس مرد نے بندر کی بات نہیں سنی چنانچہ بندر نے پوری قوت سے ہاتھ میں پکڑا ہوا نیزہ اس کے سینے پر مارا جیسے ہی نیزہ مرد کے سینے پر لگا وہ اس طرح ٹوٹ کر زمین پہ بکھر گیا جیسے وہ بندر ٹوٹ پھوٹ گیا تھا۔ بندر نے اس کے ٹکڑے پیر سے ایک طرف ہٹا دیئے اور خود بڑے اطمینان سے کھڑا ہوگیا۔ اس واقعہ سے وہ سمجھ گئے کہ یہ اصلی انسان نہیں ہیں یہ بھی بندروں کی طرح عجیب وغریب اور مصنوعی ہیں۔

چلتے چلتے جلوس ایک بہت بڑی عمارت کے سامنے جاکر رک گیا۔ بادشاہ کا تخت

عمارت کے اندر لے جایا گیا اور چلوسک طوسک بھی اس کے پیچھے ہی اندر لے جائے گئے ایک بڑے ہال میں تخت رکھ دیا گیا۔ اور چلوسک طوسک کو تخت کے سامنے زمین پر بیٹھنے پر مجبور کیا گیا وہ دونوں خاموشی سے نیچے بیٹھ گئے بادشاہ نے ان سب بندروں کو چلے جانے کا اشارہ کیا اور بندر تیزی سے چلتے ہوئے ہال سے باہر نکل گئے۔ جب ہال میں بادشاہ اور چلوسک طوسک باقی رہ گئے تو بادشاہ ان دونوں سے مخاطب ہوا۔

"ہاں تو کرۂ ارض کے انسانوں اب بتلاؤ تم اس سیارے پر کیسے آئے:"

"بادشاہ حضور۔ اس سے پہلے کہ ہم تفصیل کے ساتھ بتلائیں آپ اپنے متعلق تفصیل سے بتلائیں کہ آپ کیسے تو کرہ ارض کے باشندے ہیں کیا واقعی ایسا ہے:" چلوسک نے جواب دیا۔

"ہاں میں کرۂ ارض کا باشندہ ہوں اور کرۂ ارض سے یہاں پہنچا تھا مگر اب میں کرۂ ارض کو بالکل بھول چکا ہوں" بادشاہ نے کچھ سوچتے

ہوئے کہا۔

"آپ کرۂ ارض سے یہاں کیسے پہنچے اور کیا آپ یہاں اکیلے آئے تھے۔" طوسک نے سوال کیا۔

"ہاں میں نے کرۂ ارض پر سیرِ فلکیات کا علم سیکھا تھا" بادشاہ نے کہنا شروع کیا۔

"سیرِ فلکیات وہ کیا ہوتا ہے" طوسک نے حیرت سے پوچھا

"کرۂ ارض پر جو آسمان ہے اس کی سیر۔ اس علم میں جو کامل ہو جائے وہ پھر اسی طرح آسمانوں میں گھومتا رہتا ہے جیسے وہ زمین پر چلتا پھرتا ہے مگر سیرِ فلکیات کے کامل کو کسی سیارے۔ یا ستارے میں جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اگر وہ کسی سیارے یا ستارے میں چلا جائے تو پھر وہ واپسی کا علم بھول جاتا ہے اور اسے باقی زندگی اسی سیارے میں گزارنی پڑتی ہے۔" بادشاہ نے تفصیل سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا ہوا بادشاہ سلامت" اِن دونوں نے دلچسپی سے پوچھا۔

"ایک بار ایسا ہوا کہ میں آسمانوں کی سیر کرتا پھر رہا تھا کہ اس سیارے جسکا نام میں نے برکارہ رکھا ہے کیونکہ کرہ ارض پر بھی میرا یہی نام تھا کے قریب پہنچا اس سیارے کے حدود کے بالکل قریب ہوکر میں اس کے اندر کے حالات دیکھنا چاہتا تھا کہ اچانک ایک شہاب ثاقب مجھ سے ٹکرایا اور میں نہ چاہنے کے باوجود بھی اس سیارے کی حدود میں داخل ہوگیا۔

"شہاب ثاقب جانتے ہو نا" بادشاہ نے بات کرتے کرتے سوال کیا۔

"ہاں بادشاہ سلامت خلا میں گردش کرنے سے سیاروں کے کچھ حصے ان سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور پھر یہ ٹوٹے ہوئے حصے خلا میں گھومتے رہتے ہیں ہم انہیں شہاب ثاقب کہتے ہیں" چلوسک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہمارے علم میں یہی کہتے ہیں بہرحال جب میں سیارے کے اندر داخل ہوا تو مجھے واپسی کا علم بھول گیا اور میں اس سیارے پر رہنے پر مجبور ہوگیا۔ یہاں مجھے ایک بات کا علم ہوا کہ اس سیارے پر جب آسمان سفید ہو تو جو دعا مانگو قبول ہو جاتی ہے چنانچہ میں نے وقتاً فوقتاً بہت سی دعائیں مانگیں ایک دعا تو یہ تھی کہ مجھے بھوک پیاس نہ لگے کیونکہ اس سیارے پر ایسی کوئی چیز نہیں تھی جس سے میں پیٹ بھر سکوں چنانچہ اس وقت سے آج تک نہ ہی مجھے کبھی بھوک لگی ہے اور نہ پیاس پھر میں نے یہاں شہر تعمیر ہونے کی دعا مانگی۔ اور پھر دعا کے ذریعے میں اپنے جیسے انسان مرد اور عورتیں پیدا کیں تاکہ میں ان کا بادشاہ بن سکوں۔ ان آدمیوں کو قابو میں کرنے کے لئے میں نے دعا کے ذریعے گوریلے نما بندر پیدا کئے پھر دعا کے ذریعے ان کے ہاتھوں میں نیزے لگاتے تاکہ ان نیزوں کے ذریعے میں سرکش انسانوں کو موت دے سکوں جس عمارت میں سرکش لوگ رہتے ہوں وہاں آگ لگا سکوں۔ چنانچہ اب میں یہاں کا بادشاہ ہوں یہ انسان سب میری

رعایا ہیں اور یہ بندر میرے سپاہی ہیں" بادشا
نے تفصیل سے اپنا حال بتلاتے ہوئے کہا۔
مگر بادشاہ سلامت میری سمجھ میں یہ بات
نہیں آئی کہ جب آپ کو معلوم ہوگیا تھا کہ
اس سیارے میں دعا قبول ہو جاتی ہے تو آپ
نے یہ دعا کیوں نہ مانگی کہ آپ کو واپسی
کا علم یاد آجائے" چلوسک نے کچھ سوچتے
ہوئے کہا۔

"میں نے مانگی تھی مگر یہ دعا قبول نہ
ہوئی پھر مجھے معلوم ہوگیا کہ اس سیارے سے
باہر جانے سے متعلق کوئی دعا یہاں قبول نہیں ہوتی"
بادشاہ نے جواب دیا۔

"بادشاہ سلامت ہمیں بےحد خوشی ہوئی ہے کہ
کرہ ارض سے اتنی دور ایک ارضی سیارے میں
ہماری ملاقات ایک انسان سے ہوگئی ہے" چلوسک
نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر
اس نے مختصر طور پر اپنے یہاں آنے کا
حال بتلا دیا۔

"تمہارا جہاز کہاں ہے جس کے ذریعے تم یہاں

تک پہنچے ہو" بادشاہ نے حیرت بھرے انداز
میں پوچھا اور جب چلوسک نے اس جگہ کے
متعلق بتلایا جہاں آسمان سفید ہوتے ہی ان کے
سینکڑوں عکس پیدا ہوگئے تھے تو بادشاہ حیرت سے
اچھل پڑا۔

"ارے تو اس کا مطلب ہے یہاں ایسی بھی
جگہ ہے جہاں تخلیق ہوتی ہے" بادشاہ نے کہا۔
"تو کیا آپ کو معلوم نہیں ہے" ان دونوں
کو یہ سنکر بےحد حیرت ہوئی۔

"نہیں مجھے نہیں معلوم کیونکہ جب آسمان سفید ہوتا
ہے تو میں یہاں رہنا پسند کرتا ہوں۔ تاکہ نئے
بندر اور نئے انسان پیدا ہونے کی دعا مانگ
سکوں۔ کیونکہ ایسا موقع کرہ ارض کے مطابق دس
سال بعد آتا ہے" بادشاہ نے بتلایا۔

"دس سال بعد کیا مطلب یہاں تو آسمان اکثر
سفید ہوتا رہتا ہے" چلوسک نے حیران ہوتے
ہوئے کہا۔

"نہیں کرہ ارض کے باشندو یہاں کرہ ارض کے مطابق
دس سال کے بعد آسمان دس بار سفید ہوتا ہے

میرے تمہاری طرف جانے سے پہلے آسمان دسویں بار سفید ہوا تھا اب آسمان دس سال بعد سفید ہوگا۔" بادشاہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ" ان دونوں کے منہ سے نکلا اور وہ دونوں مایوس ہوگئے۔

"کیوں تم مایوس کیوں ہوگئے کیا تم کوئی دعا مانگنا چاہتے تھے۔" بادشاہ نے انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہم دعا کے ذریعے اپنا جہاز مانگنا چاہتے تھے اب نجانے وہ کہاں ہو ہم اسے کیسے تلاش کریں گے۔" چوسک نے منہ لٹکاتے ہوئے کہا۔

"تلاش کرنے کی کیا ضرورت ہے اب تم یہیں رہوگے میں تمہیں واپس نہیں جانے دوں گا بڑے عرصے کے بعد مجھے اپنے جیسے انسانوں سے ملنے کا موقع ملا ہے تم میرے مشیر بن کر یہاں رہو گے" بادشاہ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب ہم نے واپس جانا ہے ہم یہاں نہیں رہ سکتے۔ ان مصنوعی بندروں اور ان مصنوعی انسانوں میں اس سے تو بہتر تھا کہ ہم ستارہ سبزہ میں رہ جاتے جو بالکل جنت کی طرح ہے" طورسک نے جواب دیا۔

"یہ بات ہے تم حکم عدولی کر رہے ہو تم نہیں جانتے میں بادشاہ ہوں اور بادشاہ کی حکم عدولی کرنے والا میرے غضب کا شکار ہو جاتا ہے" بادشاہ کو یکدم غصہ آگیا۔

"نہیں جناب یہ بچہ ہے غلط بات کہہ بیٹھا ہے۔ میں اس کی طرف سے معافی چاہتا ہوں" چوسک نے جلدی سے بات بنانے کی کوشش کی کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں بادشاہ غصے میں انہیں ان بندروں سے مروا نہ دے۔

"نہیں میں بار بار معاف نہیں کرسکتا" بادشاہ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے زور سے تالی بجائی تالی بجتے ہی بیس پچیس بندر اکٹھے ہی اندر داخل ہوگئے۔

"ان دونوں کو شہر میں الٹا لٹکادو" بادشاہ نے چیخ کر انہیں حکم دیا اور بندر انہیں زبردستی گھسیٹ کر باہر لے گئے۔ اور پھر انہیں بازار میں لاکر انہوں نے دو کھمبوں کے درمیان ایک

رسے سے الٹا باندھ دیا۔ اور اب وہ دونوں اس کھمبے سے الٹے لٹکے ہوئے تھے انہیں الٹا لٹکا کر وہ سب یوں اپنے کام کاج میں مصروف ہو گئے جیسے کوئی بات ہی نہیں۔

"ہماری شامت آگئی تھی جو ہم اس مصیبت کے مارے سیارے میں آگئے ہیں۔" طوسک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا چلوسک نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش تھا الٹے لٹکنے کی وجہ سے ان کے جسم کے خون کا دباؤ انکے دماغ پر پڑنے لگا اور انکا سر چکرانے لگا آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا اور پھر وہ بے اختیار چیخنے لگے وہ چیخ چیخ کر بادشاہ کو بلا رہے تھے مگر کوئی بھی ان کی طرف متوجہ نہیں ہوا۔ وہ یوں اپنے کاموں میں مصروف تھے جیسے وہ بہرے ہوں۔ چلوسک طوسک بے تحاشا چیخنے لگے انہیں یوں محسوس ہوا کہ اگر انہیں فوری طور پر آزاد نہ کیا گیا تو انکے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی لیکن بے سود کسی نے انکے چیخنے کی ذرہ پرواہ نہ کی اور پھر یکدم انکے جسم بے حس و حرکت ہوگئے وہ بیہوشی ہو چکے تھے۔

ان دونوں کو سزا کے لئے بھیجنے کے بعد بادشاہ نے ایک بندر کو بلایا اور اسے حکم دیا کہ وہ ان آدم زادوں کے جہاز کو تلاش کرے۔ اس نے چلوسک طوسک سے جہاز کی شکل و صورت پوچھ لی تھی۔ وہی شکل صورت اس نے بندر کو بتلادی۔ بندر اس کا حکم ملتے ہی تیزی سے باہر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد ایک بندر اندر داخل ہوا اس نے اپنے ہاتھوں میں چلوسک طوسک کے پستول پکڑے ہوئے تھے اس نے یہ دونوں

پستول بادشاہ کے سامنے رکھتے ہوئے اسے بتلایا کہ یہ ان آدم زادوں کے ہیں۔

بادشاہ نے ایک پستول اٹھا کر اسے دیکھنا شروع کیا۔ مگر اس پستول کی اسے قطعاً کوئی سمجھ نہ آئی۔

"یہ کیا چیز ہے" اس نے لانبوانے بندر سے پوچھا

"کیا معلوم بادشاہ سلامت اس کے متعلق تو یہی آدم زاد ہی بتلا سکتے ہیں" بندر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے تم جاؤ" بادشاہ نے بندر سے کہا اور وہ بندر خاموشی سے باہر نکل گیا بادشاہ کچھ دیر تک ان پستولوں کو دیکھتا رہا مگر جب اسے کوئی بات سمجھ میں نہ آئی تو اس نے انہیں ایک طرف رکھدیا اور خود تخت سے نیچے اتر کر بڑے وقار سے چلتا ہوا ہال سے باہر نکل گیا۔ ہال سے باہر آکر وہ ایک اور کمرے میں داخل ہوا۔ اس کمرے کی دیواروں پر سرخ رنگ کا نقشہ بنا ہوا تھا جس میں کرہ ارض پر نشان بنایا گیا تھا اور اس سے بہت دور ایک چھوٹے سے سیارے پر بھی نشان بنا ہوا تھا بادشاہ تھوڑی دیر تک کرہ ارض کو غور سے دیکھتا رہا پھر منہ ہی منہ میں بڑبڑانے لگا

"کتنا اچھا تھا وہ زمانہ جب میں کرہ ارض پر رہتا تھا وہاں باغ تھے پہاڑ تھے خوبصورت عورتیں تھیں یہاں کیا ہے کچھ بھی نہیں۔ نہ باغ ہیں نہ جنگل اور نہ خوبصورت عورتیں۔ جو عورتیں ہیں وہ تو منہ نوچنے والی ہیں اصل عورت تو ہے ہی نہیں کاش ان آدم زادوں کے ساتھ کوئی عورت ہوتی پھر میں اس سے شادی کر لیتا۔ کاش میں واپس کرہ ارض پر جاسکتا مگر اب تو مجھے واپس کا علم ہی آتا۔ کاش کوئی میرے استاد سے واپسی کا علم ہی پوچھ آتا"

یہ بڑبڑاتے وہ اچانک چونک پڑا اسے ایک خیال آگیا تھا اس خیال کے آتے ہی اس کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔ وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلا اور اسی وقت وہ بندر بھی آگیا جسے اس نے جہاز کی تلاش کے لئے بھیجا تھا۔

"بادشاہ سلامت ان آدم زادوں کا جہاز برکارہ کے دوسرے حصے میں موجود ہے اور وہاں ایک جہاز بلکہ ہزاروں جہاز ہیں" بندر نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ اور ان آدم زادوں کو واپس لے آؤ" بادشاہ نے حکم دیا اور بندر باہر چلا گیا۔ بادشاہ دوبارہ اسی ہال کمرے میں پہنچا اور جاکر تخت پہ بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد بہت سے بندر بیہوش چلوسک طوسک کو اٹھائے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے ان دونوں کو تخت کے سامنے زمین پہ لٹا دیا۔

"ہوں تو یہ بیہوش ہو گئے ہیں" بادشاہ نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تخت سے نیچے اتر کر باری باری ان دونوں کے چہروں پہ زوردار تھپڑ رسید کر دیئے تھپڑ کھاتے ہی ان دونوں کو ہوش آگیا اور وہ دونوں ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے۔

"کیوں آدم زادو بادشاہ کی حکم عدولی کی سزا بھگت لی تم نے" بادشاہ نے تخت پہ بیٹھتے

ہوئے کہا۔

"ہمیں معاف کر دو بادشاہ سلامت" ... نے فوراً کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"معاف کیا" بادشاہ نے بڑی فیاضی سے کہا اور پھر اس نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سنو کرہ ارض کے باشندو میں نے تمہارے جہاز کا پتہ معلوم کر لیا ہے"

"اچھا کہاں ہے ہمارا جہاز" چلوسک طوسک نے خوش ہو کر پوچھا۔

"سنو میں نے ایک بات سوچی ہے تم میں سے ایک جہاز پہ کرہ ارض پہ جائے اور میرے استاد سے واپسی کا علم پوچھ آئے دوسرا میرے پاس ضمانت کے طور پہ رہے گا اگر تم اس بات پہ راضی ہو تو میں تم میں سے ایک کو واپس جانے کی اجازت دے سکتا ہوں" بادشاہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہم تیار ہیں طوسک یہاں رہے گا اور میں کرہ ارض پہ جاکر تمہارے استاد سے

واپسی کا علم پوچھ کر آؤنگا" چلوسک نے طوسک کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"کیا تم یہاں رہنے کے لئے تیار ہو" بادشاہ نے طوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں بادشاہ سلامت میں تیار ہوں" طوسک نے جواب دیا۔ مگر وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ نجانے چلوسک نے کیا ترکیب سوچی ہے ورنہ وہ اکیلا یہاں رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

"ارے ہاں یہ کیا چیزیں ہیں مجھے میرے سپاہی نے لا دی ہیں" بادشاہ کی نظر اچانک ان پستولوں پہ پڑی تو اس نے ان سے پوچھ لیا۔

"بادشاہ سلامت یہ جہاز کا دروازہ کھولنے کے کام آتے ہیں ان کے بغیر جہاز کا دروازہ نہیں کھلتا" چلوسک نے فوراً بات بناتے ہوئے کہا

"تو لو پکڑو" بادشاہ نے دونوں پستول اٹھا کر چلوسک کے حوالے کرتے ہوئے کہا طوسک دل ہی دل میں چلوسک کی عقلمندی کی داد دینے لگا کہ اس نے کس طرح بات بنالی تھی

اچھا تو تم جاؤ یہ بندر تمہیں جہاز تک پہنچا دے گا تم کرہ ارض پہ جاؤ تو بیگارو شہر میں میرے استاد کاہن کا نام پوچھ لینا اس سے واپسی کا علم پوچھ کر جلدی واپس آؤ" بادشاہ نے چلوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"بادشاہ سلامت ہمارا جہاز کچھ اس طرح بنا ہوا ہے کہ جب تک ہم دونوں اس کے اندر ایک بٹن مل کر نہ دبائیں وہ نہیں چلتا اس لئے طوسک کا جہاز تک جانا ضروری ہے" چلوسک نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بات ہے تو چلو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ میرے سپاہی بھی ساتھ جائیں گے اگر تم نے کوئی شرارت کی تو میرے سپاہی تمہیں وہیں اڑا دیں گے" بادشاہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب ہمیں پہلے آپ کی حکم عدولی کی سزا مل چکی ہے اس لیے ہم ایسا نہیں کریں گے" چلوسک نے انہیں یقین دلاتے

ہوئے کہا۔

چنانچہ بادشاہ ان دونوں کو اور اپنے بےشمار سپاہیوں کو لے کر جہاز کی طرف چل پڑا بادشاہ اسی طرح تخت پہ بیٹھا ہوا تھا جسے بندروں نے اٹھا رکھا تھا اور یہ دونوں پیدل چل رہے تھے ان کے اندازے کے مطابق وہ تقریباً پانچ گھنٹے تک مسلسل چلے ہوں گے تو اچانک ایک جگہ انہیں بےشمار جہاز کھڑے نظر آنے لگے

"ان میں سے ہمارا جہاز کونسا ہے" طوسک نے چلوسک سے پوچھا۔

"معلوم نہیں یہ تو پتہ کرنا پڑے گا" چلوسک نے بھی کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

جب وہ سب ان جہازوں کے پاس پہنچ گئے تو بادشاہ نے ان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"تمہارا جہاز کونسا ہے۔"

"معلوم نہیں بادشاہ سلامت" چلوسک نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ابھی پتہ چل جاتا ہے پھر اس نے اپنے ساتھیوں یعنی بندروں کو حکم دیا

کہ وہ ان جہازوں پہ اپنے نیزے ماریں چنانچہ اس کے حکم پر بندروں نے بکھر کر جہازوں پر نیزے مارنے شروع کر دیئے وہ نیزے آہستہ آہستہ مارتے تھے اور جس جہاز کو نیزہ لگتا وہ ٹوٹ کر بکھر جاتا وہ دونوں خاموش کھڑے دیکھتے رہے۔ آہستہ آہستہ وہاں موجود تقریباً تمام جہاز ٹوٹ گئے۔ صرف دو جہاز باقی رہ گئے پھر ان میں سے ایک بھی ٹوٹ گیا اب وہاں ایک رہ گیا۔ اسے جب نیزہ مارا گیا تو وہ صحیح سلامت رہا چنانچہ سب بندر وہاں اکٹھے ہو گئے۔ یہی چلوسک طوسک کا جہاز تھا بادشاہ بھی ان دونوں کو لے کر وہاں پہنچ گیا۔

چلوسک نے جہاز کے قریب جاتے ہی جیب سے پستول نکالا اور جہاز کی اس جگہ رکھ کر زور سے دبایا جہاں دروازہ کھولنے کا بٹن تھا۔ چونکہ وہ پہلے بادشاہ کو بتلا چکا تھا کہ دروازہ اس سے کھلتا ہے اس لئے اس نے ایسا کیا تھا بٹن دبتے ہی دروازہ کھل

گیا اور سیڑھیاں باہر نکل آئیں۔

"ملوسک تم اندر جاکر جہاز چلانے والا بٹن دباؤ" چلوسک نے ملوسک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ اندر جائے گا تو تم میرے پاس ٹھہرو گے جب یہ باہر آئے گا تب تم جانا۔"

بادشاہ بھی عقلمند تھا۔ اس نے ملوسک کو اشارہ کیا اور ملوسک اندر داخل ہوگیا چلوسک کے دل میں ایک لمحے کے لئے خیال آیا کہ وہ پستول نکال کر بادشاہ اور ان بندروں پر حملہ کر دے اور بھاگ کر اندر چلا جائے مگر پھر وہ اس لئے رک گیا کہ بندر بیشمار تھے۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی اس نے حملہ کیا یا بادشاہ کو مارا وہ سب نیزے جہاز پر زور سے ماریں گے اور جہاز کو آگ لگ جائے گی اور وہ جہاز کو نقصان پہنچنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا اسلئے خاموش کھڑا رہا۔

اسی لمحے جہاز کے اندر سے ملوسک نے

زور سے چیخ ماری۔ اس کی چیخ ایسی اچانک اور زوردار تھی جیسے اندر کسی نے اس پر حملہ کر دیا ہو۔

"کیا ہوا کیا ہوا" چلوسک چیخ سنتے ہی تیزی سے بھاگا اور سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

بادشاہ اور اس کے سپاہی حیرت زدہ کھڑے کے کھڑے رہ گئے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے جہاز کا دروازہ ایک جھٹکے سے بند ہوا اور جہاز یکدم بلند ہونا شروع ہوگیا۔

"ارے ارے یہ بھاگے جا رہے ہیں حملہ کرو حملہ کرو۔" جب بادشاہ کو ان کی چالاکی کا احساس ہوا تو اس نے چیخ کر اپنے ساتھیوں کو حکم دیا مگر اتنے میں جہاز ان کے تیروں کی زد سے باہر جا چکا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے وہ نیچے رہ اچھلتے ہی رہ گئے۔ اور جہاز تیزی سے بلند ہوتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہوگیا۔

جہاز کے اندر چلوسک ملوسک دونوں اپنی چالاکی

پر بُری طرح ہنس رہے تھے

"ویسے تم نے چیخ مار کر بڑی ذہانت کا ثبوت دیا ہے ورنہ اس بادشاہ سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا۔" چلوسک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اصل میں الٹا لٹکنے سے مجھے عقل آ گئی ہے۔" طوسک نے جواب دیا۔ اور ان کے مشترکہ قہقہوں سے جہاز گونج اٹھا۔

"شکر ہے جان چھوٹی اس سیارے سے ہم تو مصیبت میں آ گئے تھے۔" طوسک نے سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں بس اللہ کی مہربانی ہو گئی ورنہ اس دفعہ شامت آ ہی گئی تھی۔" چلوسک نے جہاز کی رفتار بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کا جہاز اس سیارے کی حدود سے باہر نکل آیا۔ اب ایک بار پھر وہ خلا میں تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد انہیں دور ایک ایسا ستارہ نظر آ گیا جو بالکل سفید رنگ کا تھا۔ خلا میں یہ سیارہ کسی چاند کی تھالی کی طرح

چمک رہا تھا۔

"اس چمکدار سیارے پر چلو چلوسک یہ بہت خوبصورت ہے۔" طوسک نے اس چمکدار سیارے کو جہاز کی سکرین پر دیکھتے ہی کہا۔

"ہم! چلو بھئی دیکھیں اس میں کیا ہے۔" چلوسک نے جہاز کا رخ اس سیارے کی طرف کرتے ہوئے کہا اور اب وہ اپنے جہاز میں بیٹھے اس چمکدار سیارے کی طرف تیزی سے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ شاید وہاں کے عجیب وغریب حالات انہیں اپنی طرف کھینچ رہے تھے۔

ختم شد